ایک فکر انگیز مقالہ

جناب عبدالغفار اثرؔ ایم۔ اے

کیا ظہورِ امام مہدی قریب ہے؟

(قسط اوّل)

گذشتہ چودہ صدیوں سے ملت اسلامیہ اپنے آخری فرستادہ کا حق اور محسن کے انتظار میں چشم براہ ہے اور اپنے سینہ میں اس عزم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہے کہ جونہی ظہور امام اور نزولِ مسیح کا آوازہ بلند ہوگا اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے طبلِ جنگ پر پہلی چوٹ پڑے گی تو ہر شخص صفِ اوّل میں پہنچ کر اپنے درخشاں ماضی کی تاریخ کے ایک ایک روشن باب کی عملی تفسیر اور کفر کے لئے برقِ خاطف بن کر خاشاکِ غیر اللہ کو پھونک ڈالے گا لیکن اے ملّتِ اسلامیہ خبردار! ایسا نہ ہو کہ جب وہ وقت آئے غفلت کی نیند تجھے اپنے دامن میں چھپالے . . . وہ آنے والا آئے اور آکر تیرا دروازہ کھٹکھٹائے لیکن یہ کھٹکھٹاہٹ تیرے خراٹوں کی آوازیں دب کر رہ جائے اور . . .

اور جب تیری آنکھ کھلے تو صورِ اسرافیل پھونکا جا رہا ہو (عبدالغفار اثرؔ)

دنیا بھر کے سیاسی حالات و قرائن بتا رہے ہیں کہ جناب امام مہدی آخرالزمان کا ظہور انتہائی قریب ہے۔ لیکن ہم لوگ موجودہ دور کے پرفتن شور و شغب میں اس قدر محو ہیں کہ ہمیں احساس تک نہیں ہے کہ عنقریب کیسے کیسے قیامت خیز اور ہلاکت آفریں واقعات، انسانیت عظمیٰ کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں۔ یہ وہ انتہائی سنگین اور پریشان کن

دور ہوگا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین کردی کہ تمام لوگ ہر نماز میں اس دور کے فتن و شرور سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں اور یہی وہ دور ہے، جس کے متعلق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنے اس قدر تیزی سے نمودار ہونے لگیں گے جس طرح کہ تسبیح ٹوٹ جانے سے دانے گرتے ہی چلے جاتے ہیں۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام سطح ارضی پر انسانیت عظمیٰ جس پریشانی، کرب، اور جانگسل حالات سے اب دوچار ہے، اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ یہ دنیا کی زندگی کا آخری دور ہوگا اور ایک نہایت قلیل عرصہ میں صورِ اسرافیل پھونک دیا جائے گا پھر یوم حشر برپا ہوگا جس کی ہولناکیوں سے ہر شخص کا کلیجہ منہ کو آئے گا اور ہر کسی کو اپنے حساب وکتاب کے لئے خالق کائنات کے حضور پیش ہونا ہوگا۔

قرآن مجید میں خداوند قدوس نے انسانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ایسے ہولناک دن کی تیاری کے لئے متنبہ کیا ہے جس کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، جس دن کی شدت اور غضب سے انبیائے کرام بھی "رب نفسی، "رب نفسی" پکار رہے ہوں گے اور خطا کار انسان کہے گا کہ اسے کاش میں آج کے دن مٹی ہوتا۔ . . اس دن کی سختی سے تنگ آکر اہل محشر خداوند کریم سے التجا کریں گے کہ بارالٰہی، جسے دوزخ میں ڈالنا ہے ڈال اور جسے جنت میں بھیجنا ہے، بھیج! لیکن ہمیں اس دن کی سختی سے نجات عطا کر!

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے برپا ہونے کا وقت خالق کائنات نے اگرچہ پوشیدہ رکھا ہے، لیکن آپ نے اس کے واضح نشانات اور صریح علامات کا اس کثرت سے ذکر فرمایا ہے کہ ان کے مطالعہ سے ہر شخص اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ وقت کسقدر قریب ہے اور کتنی سرعت سے کائنات ارضی کو ڈھانپ لینے والا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب قیامت کی علامات کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث بیان فرمائی ہیں۔

ایک حدیث، جس کے راوی حضرت ثوبان رضؓ ہیں، آپؐ نے یوں بیان فرمائی:

"ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالکِ اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اس طرح مدعو کریں گے کہ جیسے دسترخوان پر کھانے کیلئے ایک دوسرے کو بلایا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت قلیل ہوگی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ تم کثرت سے ہوگے لیکن ایسے بے بنیاد ہوگے جیسے کہ سیلاب کے سامنے خس و خاشاک، تمہارا رعب دشمن کے دلوں سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں پر وہن پڑ جائیگا، ایک صحابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ، وہن کیا چیز ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تم دنیا کو دوست رکھوگے اور موت سے خوف کھاؤ گے!" (ابوداؤد، بیہقی)

حقائق پر نظر رکھنے والے اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ فی الواقع موجودہ دور وہی کا دور ہے۔ سطح ارضی پر مسلمانوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت بچانوے کروڑ ہے۔ یوں سمجھئے کہ دنیا کا ہر تیسرا شخص مسلمان ہے۔ اور گذشتہ جنگ دوم کے بعد جس کثرت سے مسلمان ممالک آزاد ہوئے ہیں، اس سے قبل نہیں ہوئے۔ ایشیا، مشرقِ قریب و بعید اور افریقہ کے بے شمار ممالک مسلمانوں کے زیرنگیں ہیں۔ افریقہ نئی کروٹ لے رہا ہے اور وہاں کے باشندے جس کثرت سے اسلام کے زیر اثر آرہے ہیں، اس کی مثال بہت کم موجود ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ میں کروڑوں سیاہ فام امریکی تہذیب سے نفرت کھا کر اسلام کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

نقشۂ عالم پر نگاہ ڈالئے، پاکستان سے لے کر رباط تک اگر کوئی سفر شروع کرے تو اسے باوجود لکھوکھہا میل کی مسافت کے، کہیں بھی غیر مسلم سلطنت کو عبور نہ کرنا پڑیگا۔ مسلمان مملکتیں ایک سلسلۃ الذہب کی طرح ایک دوسرے سے پیوست چلی جارہی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ قدرت نے نہایت فیاضی سے ان کا دامن انواع و اقسام کی نعمتوں اور قیمتی عطیات سے بھر رکھا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی صنعتی مشینری کا پہیہ پٹرولیم سے چل رہا ہے اور یہ دولت سوائے مسلمانوں کے کسی کے پاس نہیں۔ اس دولت کی وجہ سے امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، چین، جاپان اور روس کی تمام اقتصادی منصوبہ بندی سعودی عرب، کویت، لبنان، شام، لیبیا، الجزائر، عراق اور ایران کے

علاوہ متعدد دوسرے تیل پیدا کرنے والے اسلامی ممالک ہی کی مرہون منت ہے۔ اس کے علاوہ کھجور، گندم، پٹ سن، ٹین، گیس، چاول، پھل، مچھلی اور گوناگوں قسم کی قیمتی دھاتیں اور معدنیات سے ہماری اراضی دولت بداماں ہے۔ دوسری طرف دنیا کی بہترین آبی شاہراہیں نہر سویز اور درہ دانیال جیسے اہم فوجی ناکے سلاطین اسلام کے زیر نگیں ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ہم نے اس بے پناہ دولت سے جذبۂ جہاد کو تیز تر کرنے کی بجائے افریقہ اور عرب کے صحراؤں کو جنت نگاہ بنانے پر صرف کر دیا ہے۔ بے پناہ امارت نے عرب اور افریقی مسلم ممالک کے باشندوں کو آرام طلب، جاہ پسند اور دنیا کا حریص بنا دیا ہے۔ کنبہ کے نام پر ہر گھر یہودی اور عیسائی عورتوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ برقی پنکھوں، بجلی کے قمقموں، فریج، ٹیلیویژن، موٹر اور ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں نے ملت اسلامیہ کے بہترین بازوئے شمشیر زن کو جہاد کا سبق یکسر بھلا دیا ہے۔

بجائے اس کے کہ پٹرولیم سے پیدا شدہ روپیہ، اسلحہ ساز فیکٹریوں، ہوائی جہازوں، ٹینکوں اور تدبیروں وغیرہ پر خرچ کر کے "واعدوا لهم ما استطعتم" پر عمل کیا جاتا، اب اس گرانقدر اور لاتعداد سٹرلنگ پاؤنڈوں کو یورپین ممالک کے بنکوں کے سپرد کر کے غیر مسلم، اسلام دشمن ممالک کی اقتصادی بدحالی کو سنبھالا دیا جا رہا ہے۔ اگر تیل پیدا کرنے والے مسلم ممالک ان رقوم کو آج یورپی بنکوں سے برآمد کرالیں تو پورا یورپ مالی لحاظ سے دیوالیہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وقت جبکہ مسلم ممالک کسی غیر مسلم قوم سے برسر پیکار ہوں تو یورپین سلطنتیں اس سرمایہ کو بنکوں میں منجمد کر دیں اور مسلمان منہ دیکھتے رہ جائیں۔ جیسا کہ ۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ میں یورپین ممالک بھی کچھ سوچ رہے تھے۔

آخر خداوند کریم نے مسلمان ممالک کو یہ انواع واقسام کی دولت اس لئے تو نہ دی تھی کہ اس سے عیاشی کی محفلیں برپا کی جائیں۔ بلکہ انہیں اس لئے نوازا گیا تھا کہ مسلمان دنیا کی کسی امیر سے امیر غیر مسلم قوم کے خلاف جہاد یا اسلام کے دفاع کے معاملہ میں اس لئے پیچھے نہ رہ جائیں کہ ان کے وسائل کم تھے نیز اس لئے کہ ان کے لئے کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ اب جبکہ اسرائیل جیسی شیطان فطرت اور ننگ انسانیت قوم عربوں

کے سروں پر مسلط ہو گئی ہے تو اس کے دفاع کے لئے تمام عرب یا تو امریکہ اور فرانس کی طرف دیکھتے ہیں یا روس اور برطانیہ سے اسلحہ کی بھیک مانگتے ہیں اور وہ انہیں انتہائی گراں قیمت پر نہایت معمولی بلکہ ناقص اور متروک قسم کا اسلحہ دے کر ٹال دیتے ہیں۔ دوسری طرف تمام غیر مسلم سلطنتیں یہودیوں کو بہترین اور جدید ترین اسلحوں کے انبار کے انبار بھیج رہی ہیں اور آئندہ چل کر اس امر کا شدید امکان موجود ہے کہ جب لڑائی طول کھینچے اور عین اس وقت جبکہ معرکہ کارزار گرم ہو تمام غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کو اسلحہ کی سپلائی بالکل روک کر فلسطین کی طرح تمام مسلم ممالک پر خود قابض ہو کر تیل کے کنوؤں پر مالک بن کے بیٹھ جائیں کیونکہ ؎

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

یہ صورتِ حال ہمیں انتہائی غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ مسلم بلاک جو دو حصوں پر مشتمل ہے، جس کا ایک حصہ ایشیائی مسلم ممالک اور دوسرا حصہ عرب افریقی مسلم ممالک پر مشتمل ہے، دونوں حصوں کے مسلم بلاک کو باوجود کثرت اور اقتصادی فراوانی کے دو غیر مسلم عورتوں نے کئی بار شکستوں سے دوچار کیا ہے۔ ایشیائی مسلم ممالک کو بھارت کی ایک برہمن زادی نے شکست دی ہے اور دوسری طرف گولڈا میئر نے پچاس کے قریب مسلم ممالک کا امن و چین حرام کر رکھا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

کیا یہ سب "وہن" کے کرشمے اور آنے والے خطرناک اور قیامت خیز دور کی واضح نشاندہی نہیں ہے!

آئندہ اشاعت میں ہم ان شاء اللہ یہ بتائیں گے کہ معمولی اور حقیقی قسم کی کون سی علاماتِ قیامت ظاہر ہو چکی ہیں، کون سی باقی ہیں اور بڑی علامات کی تعداد و تفصیل کیا ہے۔